# زبان و ادب

بہار اردو اکادمی کا ماہانہ مجلّہ

جون ۲۰۱۹ء

عید مبارک

Scanned by CamScanner

# ترتیب


| | | | |
|---|---|---|---|
| اداریہ | حرف آغاز | عظیم اللہ انصاری | ۳ |
| مقالات | تھیوری کی دریافت کے ذریعے | پروفیسر مناظر عاشق ہرگانوی | ۴ |
| | آتش اور ان کا شاعرانہ مقام | سید صابر حسن | ۶ |
| | طارق جمیلی: اردو کا ایک خاموش خدمت گار | ڈاکٹر قیام نیر | ۹ |
| | سنگ گراں: بیگ احساس کا شاہکار افسانہ | ڈاکٹر فیروز عالم | ۱۳ |
| | پتی پتی خواب کھلے: ایک تبصراتی تجزیہ | ڈاکٹر منصور احمد اعجازی | ۱۸ |
| | فکر تونسوی: حیات و خدمات | عظیم اقبال | ۲۲ |
| | حفیظ بنارسی: ایک گوہر نایاب | معصومہ خاتون | ۲۵ |
| | خسرو کے کلام میں نسائیت زا اور نسائی لہجے | نشاط اختر | ۲۷ |
| | گوئٹے اور اقبال: ایک مطالعہ | محمد حفظ الرحمٰن | ۳۲ |
| | خورشید اکبر: ایک منفرد لب ولہجہ کا شاعر | محمد سہیل الدین انصاری | ۳۵ |
| | مظہر امام: ایک نابغہ وقت فن کار | گلشن آرا | ۳۷ |
| افسانے | یہ دھواں سا کہاں سے اٹھتا ہے؟ | مشرف عالم ذوقی | ۴۰ |
| | گرگٹ | محمد طارق | ۴۶ |
| | کفارہ | ایڈوکیٹ حبیب ریتھ پوری | ۵۰ |
| | ہمیں بے کسی نے مارا | ڈاکٹر رضوانہ پروین | ۵۳ |
| خاکہ | شاعر گر استاذ | سلطان آزاد | ۵۷ |
| منظومات | دو نظمیں | رشید عارف | ۵۹ |
| | غزلیں | ظفر اقبال ظفر | ۶۰ |
| | غزلیں | ضیا عظیم آبادی | ۶۱ |
| | غزلیں | اظہر نیر | ۶۲ |
| | غزلیں | صارم عظیم آبادی | ۶۳ |
| | غزلیں | بشر رحیمی / سیدہ تفسیر فاطمہ | ۶۴ |
| کتابوں کی دنیا | ابابیل کی ہجرت — ڈاکٹر شاہد جمیل | مبصر: تنویر اختر رومانی | ۶۵ |
| | انٹولرنس — ڈاکٹر محمد نوشاد عالم آزاد | مبصر: صبیحہ اطہر | ۶۶ |
| | مطالعے کا سفر — سلیم انصاری | مبصر: مبشر عالم | ۶۸ |
| سلام و پیام | مصطفیٰ ندیم خاں غوری، شکیل سہسرامی، ایم۔ایس۔جمال، آسیہ خاتون، گل آفرین، علیم صبا نویدی | | ۷۰ |

**بچوں کا زبان و ادب**

۷۳ — ۸۰


”زبان و ادب“ میں شائع ہونے والی تحریروں میں ظاہر کی گئی مصنفین کی آرا سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں

Scanned by CamScanner

ڈاکٹر فیروز عالم

Centre for Study of Urdu Culture, Maulana Azad National Urdu University
Gachhibowli, Hyderabad - 500032 (Telengana)

# سنگ گراں: بیگ احساس کا شاہکار افسانہ

اردو ادب میں بیسویں صدی کی آٹھویں دہائی کے بعد جن افسانہ نگاروں نے اپنی ایک مخصوص جگہ بنائی اور قارئین کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانے میں کامیاب ہوئے، ان میں ایک اہم نام پروفیسر بیگ احساس کا ہے۔ وہ گزشتہ چالیس برسوں سے لکھ رہے ہیں۔ اب تک ان کے تین افسانوی مجموعے ''حنظل''، ''خوشۂ گندم'' اور ''دخمہ'' شائع ہو چکے ہیں۔

بیگ احساس کم لکھتے ہیں، لیکن سوچ سمجھ کر اور دل سے لکھتے ہیں۔ وہ اس وقت قلم اٹھاتے ہیں جب ان کا ذہن و دل اس کی ترغیب دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے افسانوں میں تکرار، بے جا تفصیل اور بھرتی کے واقعات نہیں ہوتے۔

افسانے کو چاول پر قل ہو اللہ لکھنے کا فن کہا گیا ہے۔ یعنی افسانے کے لیے اختصار اور جامعیت لازمی ہے۔ بیگ احساس کے تقریباً ہر افسانے میں یہ خصوصیات موجود ہیں۔ قصہ پن اور تجسس بھی ان کے افسانوں کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ ان کے طویل افسانوں میں بھی اکتاہٹ یا بوریت کا احساس نہیں ہوتا بلکہ قاری ان کے کرداروں کے ساتھ ساتھ کہانی میں شریک اور انجام کا بے صبری سے منتظر رہتا ہے۔ وہ قصے کی بنت پر خصوصی توجہ صرف کرتے ہیں اور پلاٹ، کردار، مناظر، اسلوب، غرض ہر جز کو نک سک سے بالکل درست کرنے کے بعد ہی حتمی شکل دیتے ہیں۔ موضوع، تکنیک، نقطہ نظر، اسلوب اور کردار ہر اعتبار سے ان کے افسانے منفرد اور ممتاز ہیں۔

بیگ احساس نے اپنے افسانوں میں ذات کے ساتھ ساتھ کائنات کا کرب بھی پیش کیا ہے۔ فرد کے مسائل، معاشرے کے مسائل، قدیم اور جدید اقدار کا ٹکراؤ، تبدیل ہوتی مشرقی تہذیب و ثقافت، انسان کی سوچ اور ذہنیت میں تیز رفتار بدلاؤ، سماج کے مختلف طبقوں کے درمیان عدم اعتماد اور شک میں اضافہ اور رشتوں میں پیدا ہونے والی کڑواہٹ اور پرانی اور نئی نسل کے درمیان کی خلیج وغیرہ موضوعات پر بیگ احساس نے خاص طور سے اپنے افسانوں کی بنیاد رکھی ہے۔

بیگ احساس کے افسانوں کا مجموعہ ''دخمہ'' ۲۰۱۵ء میں شائع ہوا۔ اس میں شامل گیارہ افسانوں میں موضوعات کا تنوع نظر آتا ہے۔ انہوں نے ''سنگ گراں'' میں ابارشن یا اسقاط حمل کے نفسیاتی اثرات کو موضوع بنایا ہے تو ''کھائی'' میں تین نسلوں کے درمیان واقع ذہنی و فکری خلیج کی عکاسی کی ہے۔ ''چکرویوہ'' میں سرکاری سرپرستی میں ایک مخصوص مذہب کے پیروکاروں کے خلاف فرقہ وارانہ فسادات بھڑکانے اور ان کی نسل کشی کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ ''درد کے خیمے'' میں سرحد کے اِس پار اور اُس پار بسنے والوں کی مجبوری اور بیچارگی، اپنے عزیزوں اور رشتے داروں سے ملنے کی تڑپ اور دونوں ملکوں کے سیاست دانوں کے ذریعے شک کی فضا بنائے رکھنے کی مذموم کوششوں کی تصویر کشی ملتی ہے۔ ''سانسوں کے درمیاں'' میں متوسط طبقے کے ان افراد کی زندگی پیش کی گئی ہے جو ہمیشہ پریشان حال رہتے ہیں اور اچھے مستقبل کا خواب ان کے لیے ہمیشہ خواب ہی رہتا ہے۔ ''نجات'' میں بیاہتا عورت کے ایثار اور اس کے ناآسودہ جنسی جذبات کے ہیجان سے پیدا ہونے والی صورت حال پیش کی گئی ہے۔ ''دھار'' میں مذہبی تشخص کی بنیاد پر سماج کے ایک مخصوص طبقے سے روا رکھے جانے والے امتیازی سلوک اور اس سے پیدا ہونے والی تکلیف دہ صورت حال بیان کی گئی ہے۔ ''شکستہ پر'' میں شک کی بنیاد پر انسانی رشتوں میں پیدا ہونے والی کڑواہٹوں سے واقف کرایا گیا ہے۔ ''دخمہ'' میں اس صورت حال کی

Scanned by CamScanner